ليلة عرس الداعي الاجل الفاطمي
سيدنا اسمٰعيل بدر الدين رض

(عالم ايمان)

عام خيرات حسنة

سنة ١٤٤٥ه

Click here for Audio

٧٨٦

المرثية المباركة

في شأن الداعي الاجل سيدنا[٣٤] اسمعيل بدر الدين ابن المولى ملا راج رض

قالها - بعض حدود الدعوة الهادية قس

اَللّٰهُ يَنْصُرُ دَعْوَةً لِلطَّيِّبِ * دَاعِي الدُّعَاةِ اِلَى الْاِمَامِ الطَّيِّبِ

وَيُتِمُّ فِي الْاٰفَاقِ نُوْرَ بَهَائِهٖ * كَيْمَا يَنَالَ النُّوْرَ كُلُّ مُهَذَّبِ

وَيُدِيْمُ دَوْلَتَهٗ وَيَجْبُرُ كَسْرَنَا * فِيْ سَيِّدِي اسْمٰعِيْلَ خَيْرِ مُؤَدِّبِ

اَلسَّيِّدِ الْمَوْلَى الْمُوَارٰى فِي الثَّرٰى * تَحْتَ الْجَنَادِلِ وَالرُّخَامِ الْاَشْهَبِ

وَسَمَا اِلٰى عَلْيَاءِ جَنَّاتِ الَّتِيْ * اَنْهَارُهَا جَارِيَةٌ لَمْ تَنْضُبِ

اٰهٍ عَلَيْهِ كَانَ بَحْرَ سَخَاوَةٍ * مَهْمَا يَضِنُّ سَمَاءُ جُوْدٍ صَيِّبِ

اٰهٍ عَلَيْهِ كَيْفَ يُلْتَذُّ الْكَرٰى * مِنْ بَعْدِهٖ اِذْ صَارَ فِيْ ذَا السَّبْسَبِ

مَهْمَا ذَكَرْتُ الْحُسْنَ فِيْ اَوْصَافِهٖ * وَالصِّيْتَ فِيْ اَفْعَالِهٖ تَهْتَزُّ بِيْ

عَيْنَايَ دَمْعًا سَائِلًا فَوْقَ الْخُدُوْ * دِ كَدُرَّةٍ مَنْثُوْرَةٍ لَمْ تُثْقَبِ

وَالْحُلْوَ مِنْ اَلْفَاظِهٖ وَكَلَامِهٖ * وَحَمِيْدَ خَصْلَتِهٖ وَحُسْنَ الدَّيْدَبِ

فَاضَتْ عُيُوْنِيْ بِالْبُكَا لَا يَأْتَلِيْ * فَيْضًا عَلٰى فَيْضٍ كَصَوْبِ الصَّيِّبِ

وَاكُرْبَتَا وَا دَهْشَتَا وَا حُرْقَتَا * اِذْ قَدْ فَقَدْنَا مِنْهُ مَاءَ الْاَعْذَبِ

وَا حَسْرَتَا وَاخَيْبَتَا اِذْ قَدْ عُدِمْ * نَا بَدْرَ دِيْنٍ قَيِّمٍ مُسْتَصْوَبِ

مَوْلَايِ إِسْمٰعِيلُ مَا اخْتَارَ الْعُلٰى * إِلَّا أَقَامَ مَقَامَهُ لِلطَّيِّبِ

فِي الرُّتْبَةِ الْعُلْيَا الَّتِي فِيهَا ثَوٰى * فِي مُدَّةٍ مِنْ عُمْرِهِ الْمُسْتَوْهَبِ

هُوَ نَجْلُهُ مَوْلَى الْمَوَالِي ذُو النَّدٰى * سَمِحًا عَلٰى أَقْصَى الْوَرٰى وَالْأَقْرَبِ

اَللّٰهُ قَدَّسَ رُوحَهُ وَسَرٰى بِهِ * نَحْوَ الْمَوَالِي مِنْ جِنَانٍ أَطْيَبِ

وَأَعَاشَ مَوْلَانَا زَكِيَّ الدِّيْنِ فِي * رَوْحٍ وَ رَيْحَانٍ وَحَالٍ طَيِّبِ

لِيَنَالَ كُلُّ الْمُؤْمِنِيْنَ نَوَالَهُ * فَنَوَالُهُ أَبَدًا جَرٰى لَمْ يُضْرَبِ

"اَللّٰهُ أَكْبَرُ" مَا أَجَلَّ نَوَالَهُ * إِذْ ضَنَّ ذُوْ مَالٍ كَثِيْرٍ مُتْرَبِ

فَطُلُوعُكَ الْمَيْمُوْنُ قَدْ يَجْلِي الدُّجٰى * أَبَدًا كَمَا يُجْلِيهِ ضَوْءُ الْكَوْكَبِ

مَوْلَايِ عَبْدَ الطَّيِّبِ الْحَاوِيْ مَقَا * مَاتِ الدُّعَاةِ ذَوِي الْعُلٰى وَالْمُرْتَبِ

مَوْلَايِ عَبْدَ الطَّيِّبِ الْهَادِيْ لِمَنْ * طَلَبَ الْهِدَايَةَ نَحْوَ خَيْرِ الْمَذْهَبِ

بِالْعِلْمِ وَالتِّبْيَانِ مِنْكَ أَ ذَا النَّدٰى * فَنَدَاكَ جَارٍ فِي زَمَانٍ مُسْغِبِ

وَالدَّأْبُ مِنْكَ زَكِيَّ دِيْنٍ طَيِّبٍ * تَدْرِيسُ عِلْمِ أَئِمَّةٍ آلِ النَّبِي

صَلَّى الْإِلٰهُ عَلَيْهِمِ مَا غَرَّدَتْ * أَطْيَارُ مَكَّةَ بِالْفُنُوْنِ وَيَثْرِبِ

وَ قِرَاكَ لِلْأَضْيَافِ خَيْرُ خَصَائِلٍ * إِطْعَامُكَ الْمِسْكِيْنَ أَفْضَلُ مَكْسَبِ

مَوْلَايِ عَبْدَ الطَّيِّبِ الْفَادِيْ لَكُمْ * بِالنَّفْسِ حَسَنٌ مُنْشِدُ ذُوْ مُطْنِبِ

هٰذِي الْقَصِيْدَةَ فِيْ مَرَاثِيْ سَيِّدِيْ * وَمَدَائِحِ الْمَوْلٰى عَفُوِّ الْمُذْنِبِ

اَللّٰهُ طَوَّلَ عُمْرَهٗ وَاَنَالَهٗ * فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا جَمِيْعَ الْمَطْلَبِ

بِحُقُوْقِ اَحْمَدَ وَالْوَصِيِّ وَاٰلِهٖ * اَلطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْاَنْجُبِ

صَلَّى الْاِلٰهُ عَلَيْهِمْ مَا غَرَّدَ الْـ

اَطْيَارُ فِيْ اَعْلَى الذُّرٰى وَالْمَرْقَبِ

Click here for Audio

قانون پروری کا شروع جو کرے بیاں

قانون پروری کا شروع جو کرے بیاں
دستور وہ کرم کا عدم سے کرے عیاں
اسباب فیض بخشی سے زندہ کرے جہاں
موسوم اُنکا تادمِ دنیا رہے یہاں

پر تَو وہ موت سے ہیں یقیں بے گمان میں
باقی ہے وہ خدا کے نمط اِس جہان میں

تھا نام اسمٰعیل وہ مہرِ جمال کا
قدسی لقب تھا بدرالدیں ماہِ کمال کا
ہے سرمدی فیوض وہ بحرِ نوال کا
ثانی نہیں ہے کوئی وہ وحدت معال کا

بنیادِ بزرگوں کے وہ پائے تھے بے گماں
اہل کمال جملے کے سائے تھے بے گماں

اوصاف بدردیں کے ہیں دریائے بے کراں
تحریر کیا کرے کوئی قاصر ہے ہر زباں
مسند نشین جب ہوئے وہ رحمت جہاں
اہل علوم پر ہو کے از بس وہ مہرباں

سفرہ کیا طعام کی کی رسم ابتدا
بدری یہ فیض ہیگا رواں گویا نرمدا

لاکھوں ہزاروں میہماں اور طالب العلم
اور سینکڑوں حدود ہوئے دین میں عَلَم
اِس فیض سے وجود ہوا اُس کا لاجرم
احسان بدردین کا بس یہ ہوا ختَم

ہے آج اُن کے عرس کے جلوے کا دن یقیں
صد نیاز سیتی فاتحہ بھیجو اے اہل دیں

ہیں اعجب العجائب یہ یوسف کے جانشیں
خاتَم میں ہیں خدائی کے وحدت کے یہ نگیں
دنیا کے نوَچمن میں ہے لاریب یاسمیں
ہیں مَفرق دعات کے اِکلیل سیف دیں

محمد

سیف الہدی

عبد علی عدو پہ ہے تلوارِ اہل بیت
جنکا جگر ہے عیبتِ اسرارِ اہل بیت

تفضیل ہے مُسلَّم ازل سے یہ پیر کو
عبدعلی امام ہدی کہ بشیر کو
حق ہے سجود کرنا یہ حق کے امیر کو
صادق علی نہ چھوڑ تو یہ دستگیر کو

سیف الہدی

مت کر خلاف دل سے تو اِس خیر خواہ کا
لبریز مرحمت سے ہے سینہ یہ شاہ کا

النّصيحة

اللہ تعالی نو حمد تو کرجے   ایك پل نه باري نے بنده وسر جے
عروة وثقی نے محکم پکڑجے   جان پر علم نا جوهر نے جڑجے
علم نا ساتھے لازم عمل چھے
بیوے سي حاصل هر ایك امل چھے

قطب نا داعي شجاع الدین تالي   قرآن ناطق نے صامت نا تالي
بدردین منصوص اهنا چھے عالي   ماہ نا مانند شاہ ني تلالي
نام تھو اسماعیل یه شه نو
فرزند ماچکو چھے نور یه مهِ نو

Click here for Audio

سمندر تھي جر کوئي گاگر نے بھرسے

خَلیلُ اللہ ني نِسبة پر سراسر   تھیا بدرالدین اسماعیل سَرور
عجب احسان نا زَمزم نے کوثر   کري پرتَھم رَسم سفره ني بہتر
یہ سفره تھي هَمَہ عالَم پلے چھے
بدر نا فَیض نو دریو چلے چھے

المرثية المباركة

يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ خَامِسَ أَهْلِ الْكِسَاءِ
عَلَى عَظِيمِ بَلَاءِ نَالَكَ فِي كَرْبَلَاءِ
طُولَ الزَّمَانِ بُكَائِي وَالَهْفَتَا يَا حُسَيْنَا
يَاسَيِّدَ الشُّهَدَاءِ

اِبْكُوا الْإِمَامَ الْحُسَيْنَا مَنْ كَانَ لِلْحَقِّ عَيْنَا
مَنْ كَانَ لِلْجُودِ عَيْنَا قَدْ ذَاقَ فِي اللهِ حَيْنَا
عَطْشَانَ فِي كَرْبَلَاءِ وَالَهْفَتَا يَاحُسَيْنَا
يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ

المرثية المباركة

فُلْكُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلاَء
مُلْكُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلاَء
نُسْكُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلاَء
مِسْكُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلاَء
اَبْكِيكَ مَوْلاَيَ الْحُسَيْن اَفْدِيكَ مَوْلاَيَ الْحُسَيْن
مَوْلاَيَ مَوْلاَيَ الْحُسَيْن

لاَ يَنْقَضِي لَهْفِي عَلَيْك
لاَ يَنْتَهِي شَوْقِي اِلَيْك
مَوْلاَيَ رَجْوَايَ لَدَيْك
عَبْدُكَ ذَا بَيْنَ يَدَيْك
اَبْكِيكَ مَوْلاَيَ الْحُسَيْن اَفْدِيكَ مَوْلاَيَ الْحُسَيْن
مَوْلاَيَ مَوْلاَيَ الْحُسَيْن

المرثية المباركة

ذِكْرُ الحُسَيْنِ خَيْرُ زَادِ الذَّاكِرِيْن
يَا فَوْزَ قَوْمٍ ذَاكِرِيْنَ شَاكِرِيْن
اَبْكَى مُصَابُهُ جَمِيعَ الطَّاهِرِيْن
فَابْكُوهُ يَا اَهْلَ الْوَلَاءِ الظَّافِرِيْن
ذِكْرُ الحُسَيْنِ عليه السلام خَيْرُ زَادِ الذَّاكِرِيْن

فَكَيفَ لَا يُبْكِي الرَّسُولَ الْأَطْهَرَا
مُحَمَّدًا فِي قَبْرِهِ الْعَالِي الثَّرٰى
وَكَيفَ لَا يُشْجِيهِ فِي سَامِي الذُّرٰى
اِحْرَاقُ رَيْحَانَتِهِ مِنْ غَادِرِيْن
ذِكْرُ الحُسَيْنِ عليه السلام خَيْرُ زَادِ الذَّاكِرِيْن

المرثية المباركة

شهادة نے ديكھے چھے زينب
نے ميداں ما دوڑے چھے زينب
نے بھائي سي لپٹے چھے زينب
نے بالو نے رنگے چھے زينب
نے چيخي نے نوحہ سُنايا
حُسَيْنِي دِنو غم سي آيا

حُسَيْنا حُسَيْنا حُسَيْنا • حُسَيْنا حُسَيْنا حُسَيْنا

حُسَيني پسر شہ علي چھے
جہ مولى همارا ولي چھے
يہ مولى سي هردم كھِلي چھے
حُسَيني عزاء ني كَلِيْ چھے
لعينو يہ اهنے سَتايا
حُسَيْنِي دِنو غم سي آيا

حُسَيْنا حُسَيْنا حُسَيْنا • حُسَيْنا حُسَيْنا حُسَيْنا

Click here
for
Audio

سلام

یہ کہتے تھے شہ والا سکینہ ہم نہیں ہونگے

یہ کہتے تھے شہ والا سکینہ ہم نہیں ہونگے
ستائینگے تمہیں اعدا سکینہ ہم نہیں ہونگے

اُٹھو سینے سے لگ جاؤ کہ ہم مرنے کو جاتے ہیں
ابھی ایک حشر سا ہوگا سکینہ ہم نہیں ہونگے

طمانچے مار کر گوہر تمہارے چھینے جائینگے
جب ایسا وقت آئیگا سکینہ ہم نہیں ہونگے

بھرا دربار ہوگا اور تمہارا امتحاں لینگے
یزید بے حیاء ہوگا سکینہ ہم نہیں ہونگے

اگر نانا کی امت سے تمہیں صدمہ کوئی پہنچے
تو تم بس صبر ہی کرنا سکینہ ہم نہیں ہونگے

یہ کہہ کر چل دیئے مشتاق بس رن کو شہ والا
پھریگا در بدر کنبہ سکینہ ہم نہیں ہونگے

Click here
for
Audio

ماتمي نوحه

دریا پہ اُٹھا شور علمدار علمدار
اے کربلا کے جعفر و الطیّار علمدار
عباس عباس عباس علمدار

عباس تو ہے مذہبِ وفا کا پیمبر
عاشور کو تھا کشتیِ اِسلام کا لنگر
اِس طرح لڑے دشت میں یاد آ گئے حیدر
اب تک ہے زمانے میں وہ جھنکار علمدار

معصوم بھتیجی کا وہ مظلوم بہشتی
کہنے لگا پانی بھی ہے مظلوم بہشتی
جب مشک چھیدی نہر پہ تھی دھوم بہشتی
ایسا نہ کوئی ہوگا وفادار علمدار

اے حضرتِ عباس اے سقاءِ سکینہ
اُمّ البنیں کا چاند تو ھاشم کا نگینہ
روتے ہے تیری لاش پہ سلطانِ مدینہ
مظلوم برادر کے مددگار علمدار

کیا خوب محبت میں محبت کی کشِش تھی
غازی کو پسند آئی تھی بھائی کی غلامی
ایک جان بچی تھی وہ بھی شبیر کو دے دی
اِک گل تھا مگر لگتا تھا گلزار علمدار

یہ پرچمِ اِسلام تو تقدیر ہے تیری
مجلس کے چراغو میں بھی تنویر ہے تیری
دریاء فرات آج تو جاگیر ہے تیری
حق والوں کی عزّت کا تو حقدار علمدار

دریا کی ترائی پہ گرے ہاتھ کے ٹکڑے
اُس وقت ہی ٹوٹے تھے فلک سے دو ستارے
بھائی کی کمر جھک گئی عباس کے مارے
اب ٹوٹ گیا صبر کا مینار علمدار

لائے حسین خیمے میں ہر ایک کا لاشہ
کیا بات تھی عباس کو دریا پہ ہی چھوڑا
شرمندہ نہ ہو جائے جری اُسکا تھا صدمہ
خُدّار شہِ دین کے خُدّار علمدار

دُنیا میں غضنفر کا علم اُنچا رہیگا
پرچم یہ علمدار کا تو اُنچا رہیگا
دُنیا کو ہمیشہ کے لیئے کہتا رہیگا
محشر تلک حسین کی للکار علمدار

ہر کام کے ہمراہ تیرا نام ہے باقی
جِس طرح ہر ایک صبح کی ہر شام ہے باقی
عباس تیرے نام سے اِسلام ہے باقی
ایمان کی دھڑکن کا طلبگار علمدار

جو مانگنا ہے مؤمنو عباس سے مانگو
مِنّت کی سواری لیئے دربار میں پہنچو
پوری اگر ہونی ہے تو آؤ اے مرادو
مظلوم وسیلے کی ہے سرکار علمدار

اب کرب و بلا جانا ہے عباس بلاؤ
تقدیر کے مارو کو ذرا راہ دِکھاؤ
دو گز زمین خاکِ شفاء میں تو ملا دو
کر دیجیئے شمشیر کو سر شار علمدار

مدح

دین و دنیا میرے حضور سے ہے
میری عقبی میرے حضور سے ہے

ایک ایک سانس دین ہے انکی
جینا مرنا میرے حضور سے ہے

فیض برھانیہ موائد کا
لقمہ لقمہ میرے حضور سے ہے

رزق بخشے شفا عطا کردے
سب عطایا میرے حضور سے ہے

رزق زیادہ یا کم کی بات کہاں
دانہ دانہ میرے حضور سے ہے

ہے یہ نعمت علی کے مشکی کی
دانہ دانہ میرے حضور سے ہے

کرکے ضیافت تیرے قدم چومیں
اک تمنی میرے حضور سے ہے

کیا سروکار مجھکو غیروں سے
میرا ناطہ میرے حضور سے ہے

فرش پہ چاند ابھی اتر جائے
گر اشارہ میرے حضور سے ہے

گرچہ عاصی ہوں پر شفاعت کا
بس سہارا میرے حضور سے ھے

بھردے دامن جو سائلوں کا وہ
در علی کا میرے حضور سے ہے

قبر میں آکے تھام لینگے مجھے
مجھکو بشری میرے حضور سے ہے

یہ عزاء حسینی یہ ماتم
غم کا خیمہ میرے حضور سے ہے

مانگو مانگو بقاء سیف ہدی
فضل رب کا میرے حضور سے ہے

جاری رکھنا نظر غلاموں پہ
عرض ادنی میرے حضور سے ہے